ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئو ناتھ بھنجن، یوپی

وَكَذٰلِكَ النَّعَمُ لِلأَنْعَامِ : جَمَاعَةُ النَّعَمِ، سَرَابِيلَ : قُمُصٌ، تَقِيكُمُ الْحَرَّ. سَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ. فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ، دَخَلاً بَيْنَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يصح : فَهُوَ دَخَلٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَفَدَةً : مِنْ وَلَدِ الرَّجُلِ. السَّكَرُ : مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا، وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ : مَا أَحَلَّ اللهُ، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ : أَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَاءُ كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الأُمَّةُ : مُعَلِّمُ الْخَيْرِ. وَالْقَانِتُ: الْمُطِيعُ.

انعام اور نعم کہتے ہیں۔ سرابیل تقیکم الحر میں سرابیل سے کرتے اور سرابیل تقیکم باسکم میں سرابیل سے زرہیں مراد ہیں۔ دخلا بینکم جو ناجائز بات ہو اس کو دخل کہتے ہیں جیسے (دخل یعنی خیانت) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا حفدۃ آدمی کی اولاد۔ السکر نشے آور مشروب جو حرام ہے۔ رزقا حسنا جس کو اللہ نے حلال کیا اور سفیان بن عیینہ نے صدقہ ابو الھذیل سے نقل کیا۔ انکاثا ٹکڑے ٹکڑے یہ ایک عورت کا ذکر ہے اس کا نام خرقاء تھا (جو مکہ میں رہتی تھی) وہ دن بھر سوت کاتتی پھر توڑ توڑ کر پھینک دیتی۔ ابن مسعود نے کہا امۃ کا معنی لوگوں کو اچھی باتیں سکھانے والا اور قانت کے معنی مطیع اور فرمانبردار کے ہیں۔

تشریح: سورہ نحل مکی ہے اس میں ۱۲۸ آیات اور سولہ رکوع ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں شہد کی مکھی کا ذکر ہے۔ اس لئے اس کو اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

١- باب قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ﴾.

باب آیت ﴿ومنکم من یرد الی ارذل العمر﴾ کی تفسیر

"یعنی اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے"

٤٧٠٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللهِ الأَعْوَرُ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو : ((أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ. وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

[راجع: ٢٨٢٣]

(۴۷۰۷) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ہارون بن موسیٰ ابو عبد اللہ اعور نے بیان کیا' ان سے شعیب نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے' اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے' سستی سے' ارذل عمر سے (نکمی اور خراب عمر ۸۰ یا ۹۰ سال کے بعد) عذاب قبر سے' دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

تشریح: نکمی عمر ۹۰ یا ۷۵ سال کے بعد ہوتی ہے۔ جس میں آدمی بوڑھا ہو کر بالکل بے عقل ہو جاتا ہے' ہر آدمی کی قوت اور طاقت پر منحصر ہے۔ کوئی خاص میعاد مقرر نہیں کی جا سکتی۔ زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ دنیا میں ایسا مشغول ہو جائے کہ اللہ کی یاد بھول جائے فرائض اور احکام شریعت کو ادا نہ کرے' موت کا فتنہ سکرات کے وقت شروع ہوتا ہے۔ اس وقت شیطان آدمی کا ایمان بگاڑنا چاہتا ہے۔ دوسری حدیث میں دعا آئی ہے اعوذبک من ان یخبطنی الشیطان عند الموت یعنی اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت مجھ کو شیطان گمراہ کر دے۔